بینکوں کے ساتھ معاملات کرنے کا شرعی حکم

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ المتوفی سن 1420ھ

(سابق مفتئ اعظم، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: حكم التعامل مع البنوك.

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: ہم اسلامی بینکوں کا سنتے ہیں، کیا یہ موجودہ بینکوں کی ہی طرح ہیں، یا وہ کسی چیز میں ان سے مختلف ہیں، اور ایسے بینکوں کے ساتھ معاملات کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلامی بینک سودی معاملات سے بچتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ تعاون کرنا سودی بینکوں کے ساتھ تعاون کرنے کی طرح نہیں، پس اسلامی بینکوں کے ساتھ تعاون کرنے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ سودی بینکوں کے ساتھ ان معاملات میں تعاون کرنے میں حرج ہے جن میں سود ہو، البتہ ایسے معاملات جن میں سود نہ ہو جیسے حوالگی ور قوم کی منتقلی بغیر سود کے اور اس جیسے دیگر معاملات تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن سودیہ معاملات تو بالکل جائز نہیں کسی بھی انسان کے ساتھ خواہ سودی بینک ہوں یا اس کے علاوہ کسی کے ساتھ، بہر حال یہ جائز نہیں۔

اس کی مثال جیسے فکسڈ ڈپازٹ کیا جاتا ہے اور اس پر پرافٹ کے نام سے 5 فیصد یا 10 فیصد منافع دیتے ہیں، یا قرض لیا جاتا ہے 5 فیصد یا 10 فیصد منافع (سود) لوٹانے کے طور پر یا اس سے کم وبیش جتنا بھی یہ سب سود ہے۔ چاہے یہ سودی بینک کے ساتھ ہو یا اسلامی بینک یا کسی تاجر کے ساتھ یا اس کے علاوہ کسی کے بھی ساتھ۔

پس وہ اسلامی بینک جو اللہ کی شریعت پر چلتے ہیں ان کے ساتھ تعاون کرنا اچھی بات ہے، اس صورت میں ان کی مدد ہو گی کہ وہ اس راہ پر چلتے رہیں، جبکہ سودی بینکوں کے ساتھ تعاون جائز بات نہیں ہے۔ یہی معاملہ بینک کے علاوہ لوگوں کا بھی ہے جیسے تاجر و دیگر افراد، کبھی بھی کسی کے بھی ساتھ سودی معاملہ کرنا جائز نہیں۔

لیکن جہاں تک معاملہ ہے اسلامی بینکوں کا تو ضروری ہے کہ ہم ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان پر توجہ دیں۔ اور جو اسے چلاتے ہیں انہیں بھی چاہیے کہ ہر اس چیز سے بچ کر رہیں جس میں سود ہو اور اس بات کو یقینی بنائیں جس کی طرف وہ منسوب ہوتے

ہیں کہ ہم اسلامی بینک ہیں، اور اس بارے میں لاپرواہی و کوتاہی سے پرہیز کریں۔

سائل: سماحۃ الشیخ !لوگ یہ بات عام کرتے ہیں کہ یہ (اسلامی) بینک بھی ان سودی بینکوں کے ساتھ معاملات کرنے سے بے نیاز نہیں؟

الشیخ: جہاں تک ہم مطلع ہیں اور جو کچھ ان سے ظاہر ہوا ہے کہ وہ اس تعلق سے حرج محسوس کرتے ہیں اور سود سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، لیکن جو ہم پر مخفی ہے تو اللہ تعالی ہی اسے جاننے والا ہے۔ مگر یہ بات بھی ہے کہ اسلامی بینکوں کے دشمنان و مخالفین موجود ہیں جن کی ان کے خلاف باتوں کی تصدیق نہ کی جائے۔ چناچہ ضروری ہے کہ ان (اسلامی بینکوں) کی حوصلہ افزائی کریں اور ان پر توجہ دیں۔ اور جو اسے چلاتے ہیں انہیں بھی چاہیے کہ ہر اس چیز سے بچیں جس میں شبہہ ہو تاکہ ان کے مخالفین کو کوئی موقع ہی نہ ملے ان کے معاملات پر طعن کرنے کا۔

بہرحال جہاں تک بات ہے دیگر بینکوں کے ساتھ سودی معاملات سے ہٹ کر معاملات کرنا جیسے حوالگی وغیرہ؟ تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، الحمدللہ۔

سائل: سماحۃ الشیخ آپ نے ذکر فرمایا بینکوں سے قرضے لینے کا اور اس پر ملنے والے منافع کو لینے کا، پس کیا اس میں فرق ہوگا اگر وہ قرض سرمایہ کاری کے لیے لیا جائے یا وہ قرض ذاتی استعمال کے لیے لیا جائے؟

الشیخ: اس میں کوئی فرق نہیں۔ اگر سودیہ طریقے سے سرمایہ کاری یا ذاتی استعمال کے لیے قرض لیا ہے تو وہ سود ہی کہلائے گا۔ برابر ہے کہ عنقریب یہ قرض کسی دوسرے کاموں میں بطور سرمایہ کاری لگے یا پھر اپنی ضروریات کے لیے ہو سب کا سب سود ہے، اور سب کا سب ممنوع ہے۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.comاور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔